سکوتِ عشق
بقلم آیتِ مریم
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سکوتِ عشق

از آیتِ مریم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

آزار واذیت ہے یک طرفہ محبت بھی
ایک طرفہ قیامت ہے یک طرفہ محبت بھی

خود سے ہی چھپاتے ہیں خود کو ہی جلاتے ہیں
www.novelsclubb.com
خود سے ہی رقابت ہے یک طرفہ محبت بھی

اک شخص سے وابستہ جذبات ہیں صف بستہ

اک طرز عقیدت ہے یک طرفہ محبت بھی

سنتے تھے کہ قصہ ہے افسانوں کا حصہ ہے

جانا کہ حقیقت ہے یک طرفہ محبت بھی

میں چاہتا ہوں اس کو جس کے میں نہیں قابل

کیا خوبیٔ قسمت ہے یک طرفہ محبت بھی

(وقار سحر)

www.novelsclubb.com

ہلکے نیلے آسمان نے اب سیاہ چادر اوڑھ لی تھی۔اور اس چادر پر بہت ہی خوبصورتی سے موتی ٹکے تھے۔وہ موتی چمک چمک کر اپنے مصور کی مصوری کی شان میں

قصیدے پڑھ رہے تھے۔اور اس ہی سیاہ و سفید چادر کے نیچے وہ آٹھ افراد گول میز کے پاس الگ سے کرسیاں لگا کر بیٹھے تھے۔ہٹ اب مہمانوں کے رش سے خالی ہو چکا تھا۔ان لوگوں نے ہر تقریب کی طرح اس بار بھی الگ سے سب کے جانے کے بعد بیٹھک لگائی ہوئی تھی۔جس میں وہ لوگ تقریب کے حوالے سے گفت و شنید کرتے تھے۔بس فرق یہ تھا کہ ان کی محفل میں ایک اور شخص کا اضافہ ہو گیا تھا۔وہ لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے جب عالیان نے قرل کو متوجہ کر کہ کہا تھا۔

"چلو گرل اب تمہارے گفٹ کا وقت ہو گیا۔"

عالیان مسکراتے ہوئے کہہ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔اور وہ دنیا جہاں کی خوشی آنکھوں میں سمائے اسے دیکھنے لگی تھی۔قرل کے سیدھے ہاتھ پر کشل اور الٹے ہاتھ پر رمیشہ اور رخسار بیٹھے تھے۔قرل کے بالکل سامنے ارتضیٰ اس کے سیدھے ہاتھ پر حیدر اور الٹے ہاتھ پر ابرار اور عالیان تھے۔

"!سنو سنو یاروں۔"

www.novelsclubb.com

عالیان کے کھڑے ہو کر کہنے پر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"تو بات یہ ہے کہ میں نے کل قرل سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو میں ایک بہت زبردست سا سرپرائز گفٹ دوں گا۔ جو مجھے یقین ہے کہ اس کو آج تک ایسا کوئی بھی تحفہ نہیں ملا ہوگا اور یہ گرل کل سے اب تک میرا دماغ کھا گئی پوچھ پوچھ کر۔"

عالیان کہ بات کے آخر میں شرارت سے کہنے پر قرل نے اسے گھورا تھا۔

"اوہو۔۔! بھوسا نہیں کھاتی میں۔"

"بس بھی کرو عالیان کے بچے اور کتنی لمبی کرو گے اپنی تقریر بتا بھی دو، ہاں ہم سب کو پتا ہے اس سے اچھا اور کوئی تحفہ نہیں اس کے لیئے، اب کہہ بھی دو آگے۔"

رمیشہ کے چڑ کر کہنے پر سب ہنس دیئے اور اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی اور پھر عالیان نے رمیشہ کو ڈپٹتے ہوئے کہا تھا۔

"چپ کرو تم چڑیل سسپینس پھیلانے دو مجھے ابھی۔"

پھر عالیان نے مسکرا کر قرل کی آنکھوں میں جھانکا اور اپنی اُدھوری بات جاری کی تھی۔

"تو اب وقت آگیا ہے قرل کو تحفہ دینے کا۔ تو مس گرل بات یہ ہے کہ آپ کے ایک اکلوتے بیسٹ فرینڈ نے اپنی نئی زندگی کے سفر کے لیئے دل و جان سے ایک بہت خوبصورت ہمسفر کا انتخاب کر لیا ہے۔"

اور وہاں سب کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئی تھیں۔ ان میں سب سے زیادہ حیرت، خوشی اور شرم کے ملے جلے تاثرات قرل کے تھے۔ ارتضیٰ بظاہر تو وہاں سن رہا تھا، مگر اندر سے لاتعلق سا بیٹھا تھا۔ اس کو کیا کون کس کو منتخب کرے۔ وہ تو وہاں صبر سے جس کے لیئے بیٹھا تھا وہ اس کے سامنے تھی بس۔

"اور مجھے آج کہ دن سے زیادہ اور کوئی اچھا دن نہیں لگا تمھیں یہ بتانے کے لیئے کہ تمھیں اپنے بیسٹ فرینڈ کی محبت اور اس کی خوشی کا پتا اپنے اس اہم دن چلے۔"

عالیان قرل کی آنکھوں میں مسکرا کر دیکھتا بات کر رہا تھا۔اور ارتضیٰ کے برابر میں بیٹھے حیدر کو لگا کے اس کا دل کسی نے جکڑ لیا ہو۔اس نے اپنی مٹھی بھینچ لی تو ہاتھ کی رگیں ابھر گئیں تھیں۔اس کا دل کیا کہ کاش یہ اگلا الفاظ نہ کہے کاش قرل اس کی بات نہ سنے۔کاش عالیان اپنی آگے کی بات بھول جائے لیکن یہ ہائے کاش۔۔ !

"کہہ دوں ؟۔۔اچھا۔۔اچھا۔۔"

رمیشہ کے گھورنے پر اس نے دونوں ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے۔

"تو گرل بات یہ ہے کہ آئی ایم فال ان لوو دکشل۔"

www.novelsclubb.com

اور سب اس کی بات سن کر سکتے میں رہ گئے تھے قرل کو تو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا تھا شاید۔۔اس کی بھویں آپس میں ہلکی ملنے لگیں،اس کی کھلی ہوئی بانچھیں اب ہلکے ہلکے سکڑنے لگیں تھیں۔نہیں اس نے سچ میں کچھ غلط سنا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا، کیا کہا تم نے؟"

قرل نے خود کو غلط کہہ کر پھر ایک دفعہ اس سے پوچھا جو مسکرا کر کشل کی طرف دیکھ رہا تھا اور قرل کی بات سن کر اپنی بات دھرائی تھی۔

ہاں قرل میں کشل سے بہت محبت کرتا ہوں اور کافی وقت سے تمہیں یہ بتانا چاہتا" تھا۔اور میں نے سوچا کہ اس سے اچھا دن تمہارے لیئے اور کیا ہو گا یہ بریکنگ نیوز "سنے کے لیئے کے تمہارے دو اچھے دوست ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔

اور قرل کو لگا کہ سیاہ چادر سے سفید موتی اب ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے سر پر آ کر گر رہے ہوں۔اس نے گردن موڑ کر زخمی نظروں میں بے یقینی لیئے برابر میں بیٹھی کشل کو دیکھا۔جو اس کو اب دیکھ کر اس طرح مسکرا رہی تھی کہ کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے کر آئی ہو اور اب قرل سے داد چاہتی ہو۔

دیکھا جو کھا کے تیر کمیں گاہ کی طرف۔

اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی۔۔

(حفیظ جالندھری)

قرل اپنی نظریں میز پر مرکوز کر کہ اس کو گھورنے لگی تھی۔ شاید اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ کون کیا کہ رہا تھا اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

تمہیں شوکٹ لگا نا قرل مجھے بھی لگا تھا۔ جب پتا چلا تھا کہ مجھے کشل سے محبت ہو گئی ہے اور بس میں اس دن سے انتظار میں تھا کہ کب تمہاری سالگرہ آئے اور میں "سب سے پہلے تمہیں یہ سرپرائز دوں پھر میں اس کے گھر بھیجوں مام ڈیڈ کو۔

قرل کی حالت دیکھ کر حیدر نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔ پیچھے کہیں سجاوٹ کے لیئے لگائے گئے کسی غبارے میں سہنے کی سکت ختم ہو گئی تھی اور وہ بہت زور کی آواز کے ساتھ پھٹ گیا تھا۔ اور یہاں قرل میز پر دونوں ہاتھ مار کر کھڑی ہو گئی تھی۔ شاید برداشت کی حد دونوں طرف ہی ختم ہو گئی تھی۔

"میری سالگرہ کا انتظار ہی کیوں، تم میرے مرنے کا انتظار کر لیتے، اس دن بتا دیتے نا"

"قرل۔۔!"

اس کی بات پر سب سکتے میں رہ گئے تھے۔ کہ اب معملہ سنجیدہ ہو گیا ہے۔ حیدر کے کھڑے ہو کر زور سے اس کا نام پکارنے پر سب چونکے۔ بس وہاں ایک ہی شخص ایسا تھا جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے لاپرواہ سا سارے تماشے سے بہت لطف اندوز ہو رہا تھا۔

قرل نے تیز چلتی سانسوں اور سرخ آنکھوں سے ایک نظر حیدر کو دیکھا پھر عالیان پر نظر ڈال کہ پلٹ کر باہر جانے لگی تو عالیان جلدی سے اس کے سامنے آ گیا تھا۔

"کیا ہوا یار قرل تمہیں اچھا نہیں لگا کیا ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔"

"نہیں مجھے تو بہت اچھا لگا عالیان، دیکھو میں ہنس رہی ہوں، تم نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی واہ بہت خوش ہوں میں تو۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھیگی سرخ آنکھوں سے طنزیہ ہنس کر کہہ رہی تھی۔

"یار قرل..!"

"بس عالیان بس، بچپن سے ہم دونوں نے کبھی کچھ نہیں چھپایا ایک دوسرے سے اور تم اتنی بڑی بات مجھ سے چھپا گئے، صحیح دوستی نبھائی ہے۔"

قرل نے عالیان اور کشل کو دیکھ کر کہا تھا۔

کہہ کر وہ جانے لگی تو ایک بار پھر عالیان نے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے اس کو روکنے کے لیئے۔

"خبردار۔۔! خبردار عالیان اگر میرے پیچھے آئے، میں یہ کانچ کا گلاس اٹھا کر تمہارے سر پر دے ماروں گی، لہولہو ہو جاؤ گے تم، تڑپتے رہو گے۔"

اوچ۔۔۔! انٹرسٹنگ "ارتضیٰ نے مسکراتی چھوٹی آنکھیں کر کہ اس بپھری" شیرنی کو دیکھا۔ وہ بہت لطف لے رہا تھا اس سب تماشے سے۔ قرل کہہ کر بھیگی آنکھوں کے ساتھ تیز تیز قدم اٹھاتی باہر چلی گئی تھی۔ حیدر کو جس بات کا ڈر تھا ہو گیا تھا، وہ جلدی سے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔ ارتضیٰ بھی کھڑا ہوا تھا اس کی طرف جانے کے لیئے تو ابرار نے اسے روک لیا تھا۔

رہنے دو اسے یہ ان کا بچپن کا ہے لڑتے رہتے ہیں۔ حیدر گیا ہے نا وہ ہی اسے " "سنبھال سکتا ہے۔

(لڑائی تو بچپن سے ہی تھی مگر درد وہ تو نیا تھا)

ارتضیٰ نے ابرار کی بات سن کر ایک نظر دروازے کو دیکھا جہاں سے حیدر ابھی اس کے پیچھے گیا تھا۔ پھر گہرا سانس لے کر وہ اپنا کوٹ درست کرتا ہوا واپس اپنی نشست پر بیٹھ گیا تھا۔

اور عالیان تو کافی دیر تک سن ہی کھڑا رہا تھا۔اس کو اتنے زیادہ رد عمل کی امید نہیں تھی قرل سے وہ یہ ہی سوچ رہا تھا کے کیا غلط کر دیا میں نے اور کچھ حال کشل کا بھی ایسا ہی تھا اس کی اچھی دوست خفا ہو گئی تھی اس سے۔

^^^^^^~~~~^^^^^^

قرل رک جاؤ۔۔ کہاں جا رہی ہو قرل۔۔ پلیز یار رک جاؤ بہت سناٹا ہے آگے۔۔" "مت جاؤ وہاں۔

حیدر تیز تیز بھاگتا ہوا قرل کو آوازیں دے رہا تھا۔

قرل جو ہٹ سے نکل کر اب سمندر کی طرف آ گئی تھی اور آگے اب سناٹے والی جگہ جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں نے کہا نہ حیدر مت آؤ میرے پیچھے، کیا مسئلہ ہے آخر کیوں آتے ہو ہر بار "
"میرے پیچھے، چلے جاؤ یہاں سے مجھے نہیں دیکھنی کسی کی شکل۔

حیدر اب قرل کے قریب آگیا تھا۔اس نے قرل کو روکنا چاہا تو وہ یکدم مڑی۔اس نے مڑ کر حیدر کو دھکا دینا چاہا تو اس کا ہاتھ زور سے حیدر کی کلائی پر لگا اور کچھ چوڑیاں ٹوٹ کر حیدر کی کلائی میں گھپ گئیں تھیں۔قرل نے بے ساختہ ایک قدم پیچھے لیا۔اس کی چوڑی کلائی دیکھی تو وہاں زخم میں سے خون رس رہا تھا زرہ زرہ سا۔

"ائی۔۔ائی ایم سوری حیدر وہ۔۔۔"

قرل کا غصہ ایک لمحہ میں ہوا ہوا تھا۔

وہ حیدر کا ہاتھ پکڑے اس کا زخم دیکھ رہی تھی جب اس نے حیدر کو کہتے سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمیشہ قرل۔۔۔! ہمیشہ عالیان کی وجہ سے بنا دیکھے چلتی تم ہو اور زخمی میں ہوتا"

"ہوں۔

قرل کی نظر بے ساختہ اس کی پیشانی پر پڑی جہاں وہ بد نما داغ اب بھی تھا۔ بھوں سے اوپر تر چھا سا۔ وہ دکھنے میں ایسا تھا کہ اپنی کئی سال عمر ہونے کا ثبوت دیتا تھا۔ قرل کی نظر اس نشان پر تھی جو اس کی آنکھوں میں دھندلا ہو رہا تھا۔ اور ماضی کی کتاب سے ایک بھیانک صفحہ کھل گیا تھا۔

بہت سال پہلے جب وہ سب دوست بچے تھے 13,12 سال کے تھے تو عالیان کہ گھر پر سب آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ سارے بڑے اندر باتوں میں مصروف تھے اور بچہ پارٹی باہر کھیلنے میں۔ کشل کی آنکھوں پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ وہ ہاتھ لمبا کر کہ سب کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور باقی سب اس کو آوازیں دے کر بچنے کی کوشش کرتے تھے اس سے۔ جب بھی کہیں ایسی جگہ جاتے جہاں ان کو لگتا

کہ وہاں چوٹ لگ سکتی ہے تو وہ سب "خطرہ خطرہ" چلاتے تھے۔اور آنکھوں پر پٹی والا اس جگہ سے واپس آجاتا تھا۔اچانک کشل کے ہاتھ میں قرل آگئی۔

"دیکھا میں نے پکڑ لیا تمہیں۔میں جیت گئی،میں جیت گئی۔"

اچھا بس زیادہ خوش نہ ہو میں بھی جیت کر دیکھاتی ہوں تمہیں۔ایسے پکڑ لوں گی" "تمہیں ایسے۔

قرل نے چٹکی بجاتے کہا تھا۔

تو اب چور بنے کی باری قرل کی تھی۔اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ دی گئی تھی۔ نہ جانے وہ سیاہ پٹی کب تک کے لیئے بندھی تھی۔اب وہ ہاتھ لمبا کر کہ سب کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔سب اس کو آوازیں دے رہے تھے وہ سب کی آوازیں سن رہی تھی مگر بنا دیکھے چلتی ایک آواز کے پیچھے ہی تھی۔عالیان مرزا کی آواز جو اس کو سب سے نمایاں سنائی دیتی تھی۔اور وہ قرل کو آواز دے کر اور آگے

www.novelsclubb.com

بھاگ جاتا تھا قرل بنا کچھ سوچے اس کے پیچھے ہوتی تھی۔ کہ اچانک ایسی جگہ جانے لگی تھی جہاں کیاری بنی ہوئی تھی اور اس میں نوکیلے پتھر لگے ہوئے تھے۔ کہ اتنے میں اندر سے عالیان کی مما آ گئیں وہ بچوں کو کھانے کے لیئے بلانے آئیں تھی تو اچانک سب کا دھیان ان کی طرف چلا گیا۔ اور قرل کسی کو یاد ہی نہیں رہی تھی عالیان کو بھی نہیں۔ وہ قدم قدم چلتی کیاری کے اور قریب ہوتی جا رہی تھی اس سے پہلے وہ اس سے ٹکرا کر گرتی اور نوکیلے پتھر سے اس کا سر پھٹتا کسی نے اس کو پکڑ کر کھینچا۔۔۔

وہ سب وہاں کھیل رہے تھے اور شاید یہ بات حیدر کے سوا کسی نے محسوس نہیں کی تھی کہ قرل صرف عالیان کو پکڑنا چاہ رہی تھی۔ وہ بنا کسی کو سنے بنا کچھ سوچے سمجھے اس کی آواز کے پیچھے چل دی تھی کہ اندر سے عالیان کی مما نے سب کو آواز دی تو سب ان کی طرف جا کر ان کی بات سننے لگے تھے۔ "لیکن قرل" حیدر کو قرل کا

خیال آیا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کیاری کے پاس جا رہی تھی۔اور حیدر کا سانس اوپر ہی رہ گیا۔وہ زور سے اس کا نام پکارتا اس کی طرف بھاگا تھا۔

"قرل"

ہاں میں پکڑ لوں گی تم لوگوں کو، کہاں ہو سب، عالیان کے بچے میں پکڑنے والی "ہوں تمہیں دیکھ لینا۔

وہ اپنی دھن میں ہی بولے جا رہی تھی یہ سوچے سمجھے بغیر کہ کیا ہونا تھا کچھ دیر کے بعد۔۔

یکدم حیدر نے اس کا ہاتھ پکڑ کہ کھینچ کر پیچھے کی طرف کیا تھا۔تو وہ سنبھل نہیں پائی اور گھاس پر منہ کے بل گری تھی۔

اور جلدی میں کھینچنے سے حیدر کا پاؤں مڑا وہ اپنا آپ سمبھال نہ سکا اور کیاری کے نوکیلے پتھروں پر جا گرا تھا۔

www.novelsclubb.com

قرل نے جلدی سے خود کو اٹھا کر اپنی آنکھوں سے سیاہ پٹی ہٹائی تو سامنے دیکھ کر وہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔

حیدر سامنے زمین پر پڑا تھا اس کا سر کیاری کے پتھروں پر تھا اور سر سے بھل بھل خون نکل رہا تھا۔ کچھ پتھر سرخ ہو گئے تھے۔ اس نے سب کو حیدر کی طرف آتے دیکھا تھا۔ عالیان کی مما نے جلدی سے حیدر کو اٹھایا تو اس کا سر پھٹ گیا تھا۔ شور کی آواز سن کر اندر سے بھی سب آ گئے تھے۔ اور قرل نے دیکھا حیدر کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا، وہ آدھ کھلی آنکھوں سے قرل کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اور شاید وہ ہلکا سا بالکل ہلکا سا مسکرایا بھی تھا۔۔

اس کے سر پر ٹانکے آئے تھے وقت کے ساتھ ساتھ زخم بھر گیا تھا مگر زخم اور ٹانکوں کا نشان رہ گیا تھا۔ ہلکا ابھرا ابھرا سا بھورا سا۔ مگر حیدر کو وہ نشان کبھی برا نہیں لگا تھا نہ ہی اس نے نشان کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی کسی کو کرنے دیا تھا نہ لیزر ٹریٹمنٹ سے اور نہ ہی مائیکرو نیڈنگ یا کسی بھی داغ ہٹانے والی کریم سے۔۔

www.novelsclubb.com

قرل کے دماغ نے ماضی کی کتاب کا وہ بھیانک صفحہ پلٹ دیا تھا۔اس کی دھندلی آنکھوں کو اب صاف نظر آرہا تھا۔اس کی نظر اب بھی حیدر کی پیشانی کے اس زخم کے نشان پر ہی تھی۔قرل جب جب وہ نشان دیکھتی تھی اس کو اپنا آپ حیدر کا مجرم نظر آتا تھا اس کی وجہ سے حیدر کو اتنی تکلیف اٹھانی پڑی تھی۔اور ایسے ہی اس کے حصے کے کئی زخم حیدر خود پر کھا کر مسکرا دیا کرتا تھا مگر کبھی قرل پر کوئی بات نہیں آنے دی تھی۔

"تو کیوں آتے ہو میرے پیچھے،مت آیا کرو نہ میرے محافظ بن کر،میں تو نہیں کہتی۔"

قرل نے واپس نظریں اس کے ہاتھ کے زخم پر کر لیں تھیں۔اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس سے وہ اس کے زخم پر مرہم رکھتی۔

"کچھ چیزیں کہہ کر نہیں کی جاتی قرل،بس نبھائی جاتی ہیں،فرض کی طرح،اور فرض نبھانے میں محبت کا عنصر لازم و ملزوم ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

قرل نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر ایک قدم پیچھے لیا تھا۔اور خالی خالی نظروں سے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔"مطلب؟"

اس کی آنکھیں قرل کی آنکھوں پر ٹکی تھی۔

وہ میرے لفظوں کو بھی نہ سمجھ سکا۔

آنکھوں کو پڑھنا تو بہت دور کی بات تھی۔

(آیتِ مریم)

"کچھ نہیں بیٹھ جاو۔"

www.novelsclubb.com

وہ وہیں ریت پر بیٹھ گیا اور قرل بھی چپ چاپ اس سے ذرا فاصلے سے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔

آسمان میں مہتاب کا نام ونشاں نہ تھا۔ان کے سامنے اندھیرے میں ڈوبا سمندر اور اس کا شور تھا جس پر بس سفید نمک کے جھاگ نظر آرہے تھے۔اس کے برابر میں بیٹھے وجود کا چہرا ابھی تاریکی میں تھا۔ مگر قرل کا چہرا دیکھنے کے لیئے حیدر کو کسی روشنی کی ضرورت نہیں تھی۔وہ اندھیرے میں بھی جانتا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔ہاں وہ رو رہی تھی۔اور کیوں رو رہی تھی۔وہ یہ بھی جانتا تھا۔اور شاید صرف وہی جانتا تھا۔ آنسو مسلسل اس کے گال بھگو رہے تھے۔وہ چاہتا تھا کہ ہاتھ بڑھا کر ان آنسوؤں کو انگلی کی پوروں پر چن لے مگر وہ یہ کر نہیں سکتا تھا۔چند لمحے،چند منٹ ایسے ہی خاموشی کی نظر ہو گئے تھے۔پھر حیدر نے آنکھیں بند کر کہ گہرا سانس لیا تھا۔اور آنکھوں کو کھول کر سانس سمندر کی ہوا کے سپرد کر دیا۔پھر قرل نے حیدر کو کہتے سنا تھا۔

"وہ اس سے محبت کرتا ہے قرل،وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"

قرل کے خاموش رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو کیا مطلب اس کا ہم اس کے کچھ نہیں ہیں کیا؟ اس نے ہمارے ساتھ ایسا" "کیوں کیا۔ اس نے ہم سے چھپایا کیوں۔ میں اس کو معاف نہیں کروں گی حیدر۔

اس نے سرخ ناک رگڑتے ہوئے کہا تھا۔

تم اس کے لیئے صرف ایک اچھی دوست تھی قرل ایک بیسٹ فرینڈ، اس کی محبت" "نہیں، محبت وہ صرف کشل سے کرتا ہے۔

اس کی بات پر قرل ساکت ہو گئی تھی۔ اور کچھ دیر پہلے شور مچاتی ساحل کی لہروں میں بھی اب سکوت طاری ہو گیا تھا۔ وہ اپنا چہرا موڑ کر اپنی سانسیں تک روکے بس حیدر کو دیکھے جا رہی تھی۔ جو سامنے سمندر میں دیکھتا نہ جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔

خاموش تھا ساحل

www.novelsclubb.com

لہریں بھی تھم چکی تھیں

پانی میں جھانکتے ہوئے

تاروں کی ایک لڑی تھی

چپکے سے بہہ رہی ہوا میں

سانسوں کی آواز تھی

کھویا تو کچھ نہیں تھا

پھر بھی جانے کیا تلاش تھی

(نامعلوم)

!حیدر۔۔

قرل کی بہت دھیمی آواز نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

"می۔۔میں۔۔نے ایسا نہیں۔۔"

قرل تمہیں کیا لگتا ہے کہ مجھے نہیں پتہ چلے گا کہ تم۔۔ تم عالیان سے محبت کرتی ہو۔"

حیدر کی آواز بہت دھیمی ہو گئی تھی بس آخر میں۔

اور اب قرل کے لیئے اس سے چھپانے کا فائیدہ نہیں تھا، وہ جانتا تھا، وہ سب جانتا تھا۔

"لیکن تمہیں۔۔ کیسے۔۔۔"

الفاظ بامشکل اس کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہوئے تھے۔ الفاظ تھے کہ نکلنے سے انکاری تھے۔ آنسوں تھے کہ بغاوت پر اترے ہوئے تھے۔ اور درد تھا کہ کنڈلی مارے بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

قرل میں اندھا نہیں ہوں مجھے سب نظر آتا ہے۔ تمہاری محبت عالیان کے لیئے" ہمیشہ سے، عالیان کی محبت کشل کے لیئے کشل کی محبت عالیان کے لیئے، سب نظر آتا ہے مجھے، مگر میں ہی کسی کو نظر نہیں آتا شاید۔"

اگر کوئی سمجھنے والا ہوتا تو حیدر کی بات سن کر اس کا قرب ضرور محسوس کرتا۔ مگر سامنے وہ سنگدل حسینہ تھی جو خود ابھی ابھی یک طرفہ محبت کی چوٹ کھا کر آئی تھی۔

"تمہیں پتا تھا کے عالیان کشل کو۔۔۔پسند کرتا ہے۔"

قرل نے کھوئی کھوئی روئی روئی سوجی آنکھوں سے اس کو دیکھا تھا۔ محبت کا لفظ وہ چاہ کر بھی زباں سے ادا نہیں کر پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو مجھے کیوں نہیں پتا چل سکا۔ میں تو اس کے اتنے قریب تھی۔اس کی بیسٹ فرینڈ، میں کیوں نہیں سمجھ سکی کہ اس کے دل میں کیا ہے۔اور تم نے بھی کبھی کچھ نہیں بتایا مجھے۔"

"تمہیں کیا بتاتا کہ جس چاہت کو تم سب سے چھپا کر رکھتی ہو، مجھے اس کے بارے میں پتا تھا۔ میں تمہارا بھرم نہیں توڑ سکتا تھا"

اور قرل تو بس اس کو دیکھے گئی تھی، کیا انسان تھا وہ۔قرل نے چہرا واپس سمندر کی جانب کر لیا تھا۔دل کی گھٹن تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"لیکن حیدر میں کیا کروں اب، میرے پاس تو کچھ نہیں رہا۔ میں کیسے دیکھوں گی ان کو ساتھ۔"

www.novelsclubb.com

وہ سامنے سمندر کو ہی دیکھ کر کہہ رہی تھی اور اس نے اپنے بال دونوں مٹھیوں میں جکڑ لیئے تھے۔ایک سمندر سامنے تھا۔اور ایک سمندر اس کی آنکھوں میں۔

"صبر کرو قرل، وقت ان کو ساتھ دیکھنے کی بھی ہمت دے دے گا۔"

"اتنا آسان ہے صبر کرنا کیا حیدر۔"

اس کی بہت درد بھری آواز تھی۔اور حیدر اس کا درد سمجھ سکتا تھا۔

"نہیں بہت مشکل، بہت دردناک ہے یہ صبر، جیسے آپ کانٹوں کے رستے پر چل رہے ہوں اور ساتھ شیشے بھی ہوں۔"

قرل کو اس کی آواز میں بھی وہ ہی درد دکھا تھا جو وہ خود میں کہیں محسوس کر رہی تھی۔

"لیکن پھر یقین ہونا چاہیے کہ یہ راستہ کبھی تو ختم ہو گا اور اس راستے پر چل کر آخر میں ہمارے رب نے بہترین جزا رکھی ہے ہمارے لیئے۔"

"تم نے بھی کبھی صبر کیا ہے کیا کسی کے لیئے حیدر؟"

قرل اور ہی کہیں کھوئی سی بے ساختہ حیدر سے سوال کر گئی تھی۔

صبر ہننہ۔"وہ طنزیہ ہنس دیا تھا۔"

نہیں لیکن میرا دل نہیں مانتا ایسا نہیں ہو سکتا۔یا تو یہ کوئی بھیانک خواب ہے یا پھر" ".وہ مذاق کر رہا تھا۔ہیں نا حیدر

وہ کہہ کر تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا تھا۔وہ اب ماننا نہیں چاہ رہی تھی۔جو بات اس کا دماغ قبول کر چکا تھا وہ بات اس کا دل نہیں مان رہا تھا۔وہ حیدر سے اپنے مرضی کے جواب کی آرزو کر رہی تھی۔

تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے نہ ہی یہ حقیقت بدلے گی اور نہ ہی اس کی محبت" بدلے گی،قرل سمجھو اس بات کو۔جتنی جلدی ان حالات کو قبول کر لو گی اتنا اچھا "ہے تمہارے لیئے۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اس کہ ساتھ کھڑا ہو گیا اور اس کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ اس کو کوئی جھوٹی تسلی بھی نہیں دینا چاہتا تھا۔ حیدر کو ڈر تھا کے کہیں قرل کے سر میں پھر مائیگرین (درد شقیقہ) نہ اٹھ جائے۔

"کیوں کر لوں قبول اور تمہارے کہنے سے کیا ہو جائے گا تمہیں کیا پتا۔ اور تمہیں کیا پتا محبت کا اور تمہیں کیا پتا اس کو کھونے کے ڈر کا، تم نے محبت کبھی کی ہو تو پتا ہو۔"

"مجھے کیا پتا؟" حیدر نے تعجب اور دکھ سے اسے دیکھا تھا۔

"مجھے پتا ہے قرل، مجھے پتا ہے محبت کو کھونے کے درد کا۔ اس کے دور جانے کے خوف کا۔ ایک عرصہ میں نے بھی اس ہی خوف میں اپنے شب و روز کاٹیں ہیں۔ لیکن تمہیں نظر نہیں آ رہا کیوں کہ تمہاری آنکھوں پر آج بھی وہی سیاہ پٹی بندھی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ آج وہ پٹی کپڑے کی نہیں محبت کی ہے۔ اس لیئے نہ تمہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کبھی عالیان کی محبت نظر آئی کشل کے لیئے اور نہ ہی میری محبت نظر آئی ہے اپنے لیئے۔۔"

اس کا یہ مزاج نہیں تھا حیدر کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا اس کی آواز بہت آہستہ بھاری ہوتی تھی ٹھہر ٹھہر کر سوچ سمجھ کر بولتا تھا۔ مگر ابھی وہ روانی میں کیا کہہ گیا تھا۔ جس کا اسے خود بھی علم نہیں تھا اور جب احساس ہوا تو پچھتاوے نے اس کے گرد گھیرا تنگ کر لیا تھا۔ وہ چہرے پر ہاتھ پھیر کر رخ موڑ گیا تھا۔

قرل کی سراسیمہ نگاہیں حیدر کا چہرا دیکھے جا رہی تھیں۔ حیدر اس کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا۔

"کیا۔۔ کیا کہا تم نے؟ تمہاری محبت؟"

www.novelsclubb.com

قرل اب تک حیرت سے نہیں نکلی تھی۔ وہ کیا کہہ گیا تھا۔ کیا وہ سچ تھا۔ اس کی محبت، مطلب حیدر کی محبت میں۔۔ او خدایا۔۔!

"چلو قرل بہت دیر ہو گئی ہے میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔"

اپنے کہے گئے لفظوں پر کچھ کرب محسوس کرتے ہوئے اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔وہ کتنی صحیح بات کتنے غلط وقت پر کر گیا تھا۔

"نہیں کہو دوبارہ کیا بکواس کی ہے تم نے؟"

"ہاں قرل بکواس ہی کر رہا تھا میں۔ چلو اب یہاں سے بہت دیر ہو گئی ہے۔"

"تم چلے جاو یہاں سے،اکیلا چھوڑ دو مجھے۔"

قرل نے اس سے رخ موڑ کر سمندر کی طرف کر لیا تھا۔

"تم جانتی ہو میں یہ نہیں کروں گا تو فضول کی بحث نہیں کرو۔اور چلو۔"

www.novelsclubb.com

قرل اس کو گھور کر رہ گئی تھی۔ہاں وہ جانتی تھی کہ وہ اپنی ضد کا کتنا پکا ہے۔ہاں وہ جانتی تھی کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ہمیشہ سے اس نے قرل کو کسی درد کسی پریشانی میں کبھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا وہ اس کو یہاں بھی اکیلا چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گا۔

اس لیئے دانت پیستی ہوئی۔اس سے آگے جانے لگی تھی گاڑی کی طرف۔اور وہ بھی اپنی آنکھیں میچتا اس کے پیچھے چل دیا تھا اور پیچھے تنہا بس سمندر اور اس کا سکوت رہ گیا تھا۔

^^^^^^~~~~^^^^^^

"حیدر کا میسج آیا ہے۔وہ قرل کو گھر چھوڑنے جا رہا ہے۔"

ابرار نے حیدر کا پیغام وصول ہوتے ہی سب کو اس سے آگاہ کیا تھا۔اور ان سب نے شکر کیا۔ارتضیٰ کافی دیر پہلے ہی جا چکا تھا۔

"ہم نے صحیح نہیں کیا شاید۔ہمیں اس کو پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا۔"

www.novelsclubb.com

کشل نے عالیان کو دیکھ کر کہا تھا۔

جی ہاں بالکل۔ہمیں اتنا دھچکا لگا ہے تو سوچو قرل کو کتنا بڑا دھچکا لگا ہو گا۔مطلب" ہماری ناک کے نیچے تم دونوں نے اتنی بڑی بساط بچھادی،اور ہمیں بھنک تک نہیں "لگنے دی۔

رخسار نے تیز نظروں سے عالیان کو دیکھتے کہا تھا۔

ہاں یار بس اب لگتا ہے غلطی ہو گئی۔مجھے اس کو پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا۔"عالیان" نے افسوس سے سر جھکا لیا تھا۔

"چلو جو ہونا تھا ہو گیا۔اب بتاؤ آگے کیا کرو گے۔"

ابرار نے عالیان سے پوچھا تھا۔

"آگے کیا۔!سوچ رہا ہوں کیسے مناؤں گا میڈم کو۔"

عالیان نے اپنے جوتے کی نوک فرش پر رگڑتے ہوئے کہا تھا۔

"خیر مان جائے گی،فکر نہیں کرو،تم سے زیادہ ناراض نہیں رہتی وہ۔"

www.novelsclubb.com

کشل نے ہلکے سے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تھی۔

عالیان بھی اس کی نرم سی مسکراہٹ دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔اور اس کے دل نے گواہی دی تھی کہ ایک بہترین ہمسفر ایسا ہی تو ہوتا ہے ہر چھوٹی بڑی مشکل میں ساتھ نبھانے والا ہمت باندھنے والا اور اس کو شاید ایسا ہی ہمسفر مل گیا تھا۔وہ جتنا شکر ادا کرتا اس رب کا اتنا کم تھا۔

"خیر چلو اب ہمیں نکلنا چاہیے۔"

رمیشہ نے سب کو دیکھ کر کہا تھا پھر وہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کے لیئے نکل گئے تھے۔

^^^^^^~~~~^^^^^^

www.novelsclubb.com

گاڑی قرل کے گھر کے پاس رکی تھی۔ سارے راستے ان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ جو کہ بہت غیر معمولی تھا۔ کیونکہ قرل سفر کے دوران کبھی خاموش نہیں ہوتی تھی۔ کسی نا کسی موضوع پر بولتی ہی رہتی تھی۔ اور حیدر بس اس کو سنتا تھا چپ چاپ مگر دوسری طرف عالیان قرل کا بھرپور ساتھ دیتا تھا گپ شپ میں۔

"سنو قرل۔۔!"

گاڑی رکتے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر جانے لگی تو حیدر کی آواز نے اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی روک لیا تھا۔ حیدر اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھے سامنے سڑک پر ہی نگاہ جمائے ہوئے تھا۔ پھر کچھ سوچ کر بولا تھا۔

کوشش کرنا کہ اپنی عزت نفس پر کبھی بھی سمجھوتہ نہ کرو۔ کسی کے بھی آگے خود" کی قدر اور معیار کبھی کم نہ ہونے دینا۔ یک طرفہ محبت اور اس کا اظہار عزت نفس تباہ کر دیتا ہے۔ اور عورت میں اتنی توانا ہونی ہی چاہیے کہ وہ ہر کسی کے سامنے خود

کو کمزور یا بے وقعت نہ کر دے۔ مجھے لگتا ہے عزت نفس محبت سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔"

قرل اب بھی گاڑی کے دروازے کے دستے کو کسکے پکڑے کھڑکی کی طرف رخ کیئے اس کی بات سن رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر تک جب حیدر کی آواز نہیں آئی تو "خداحافظ" کہہ کر گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر چلی گئی تھی۔ اور حیدر بس اس کو خود سے دور جاتا دیکھتا رہا تھا۔۔

^^^^^^~~~~^^^^^^

وہ کافی دیر تک گھر کے اندر دروازے کے پاس کھڑی رہی۔ خود کو سنبھال کر اندر ماما بابا سے مل کر پھر اپنے کمرے میں آگئی اور یہاں آکر اس کی حالت پہلے جیسی ہو گئی تھی۔ وہ لڑکی جو خود کے جذبات کو اچھی طرح قابو کر لیتی تھی۔ مگر آج اس سے وہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ واش روم میں آئینے کے سامنے کھڑی وہ زور زور سے منہ پر پانی کے چھپاکے مار رہی تھی۔ اس کے بال، کپڑے سب بھیگ گئے تھے۔ پھر وہ آکر

ایسے ہی بستر پر ڈھ سی گئی تھی۔اندر ایک طوفان تھا جو مچا ہوا تھا۔پہلے عالیان اور کشل کا سچ پھر حیدر کی محبت کا سچ ایک ساتھ اس کے ذہن میں اتنی باتیں چل رہیں تھیں۔

یااللہ یہ کچھ ہی دیر میں میری زندگی کیا سے کیا ہو گئی جو کبھی سوچا نہیں تھا وہ ہو "گیا۔"

اس نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو مٹھی میں جکڑا تھا۔پیچھے کہیں اس کا فون بار بار بج رہا تھا۔پہلے تو اس نے کان لپیٹ لیئے تھے فون کی آواز سے مگر جب برداشت نہیں ہوا تو فون اٹھا کر بنا دیکھے اس نے سوئچ آف کر دیا اور پاس ہی پھینک دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ فون کے اس پار کون اتنی بے چینی سے بار بار کال کر رہا تھا۔

"یااللہ میں کیا کروں اب، مجھے لگ رہا ہے کہ میرا سر پھٹ جائے گا۔"

پیچھے کہیں حیدر کی آواز آئی تھی دل میں۔

www.novelsclubb.com

"صبر کرو قرل"

"حیدر۔۔! حیدر مجھ سے کیسے کر سکتا ہے محبت ایسا کیسے ہو گیا۔میں نے بچپن سے جس کو چاہا جس کا ہمیشہ سوچا وہ شخص تو کسی اور سے محبت کرتا ہے۔اور جس کا کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ۔۔وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔اور کیا وہ بچپن سے کرتا ہے؟"

قرل نے سوچتے سوچتے خود سے سوال کیا۔اس کے صدمے کا وہ دورانیہ ختم ہوا تھا جہاں سب سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفلوج ہو جاتی ہیں۔اب اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

"ہاں جب ہی وہ میرے لیئے کچھ بھی کر جاتا تھا۔کسی بھی حد تک چلا جاتا تھا۔اور میں پاگل نہیں سمجھ سکی۔اس کی محبت کو ہمیشہ دوستی ہی سمجھا۔ صحیح کہتا ہے حیدر میری آنکھوں پر آج تک پٹی ہی بندھی تھی۔"

قرل کے ذہن کے دبیز پردوں پر پھر سے حیدر کا خوں میں مسکراتا چہرا نمودار ہوا تھا۔اس کی آنکھیں اب چھت کو گھور رہیں تھیں۔ نمکین پانی مسلسل اس کی آنکھوں سے نکل رہا تھا اور ایسے ہی سوچوں کے بھور سے وہ وہاں چلی گئی جہاں فی الحال کہ طور پر ہر درد سے نجات مل جاتی ہے، مطلب نیند میں۔۔

^^^^^^~~~~^^^^^^

حیدر بلاوجہ گاڑی سڑکوں پر چلا رہا تھا۔شاید اندر کی جنگ سے لڑ رہا تھا۔پر کبھی تو گھر جانا تھا۔تو گاڑی گھر کے رستے پر ڈال دی تھی۔گھر پہنچ کر گاڑی کھڑی کر کہ دروازہ کھول کر اندر آیا تو اندر اندھیرا تھا وہ اپنی سوچوں میں ہی چل رہا تھا جب کسی کی موجودگی محسوس ہوئی تھی اسے،اس کی چھٹی حس نے اس کو کچھ کہا تھا۔وہ فوراً محتاط ہو گیا تھا۔قدم قدم چلتا لاؤنج میں جب پہنچا تو اس کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔اس کی بھنویں اٹھ گئیں۔یکدم اس کو اپنی گردن پر کسی کی گرفت

www.novelsclubb.com

اور کچھ چبھنے کا احساس ہوا۔ شاید کوئی تیز دھار آلہ، اس نے تیزی سے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے وہی ہاتھ پکڑ کر موڑ دیا۔ اور اس شخص کو گھما کر اپنے قابو میں کیا تھا۔

"تو پھر کیسا رہا یہ۔"

حیدر نے اس شخص کے کان میں کہا تھا۔ جو اونچے قد میں حیدر سے انیس بیس چھوٹا تھا۔ دکھنے میں حیدر سے ملتے جلتے نقوش تھے۔ آنکھیں تو بالکل حیدر جیسی ہی تھیں سیاہ۔ کیونکہ وہ حیدر تقی سلطان کے والد صاحب تھے۔

بالکل بھی اچھا نہیں تھا، تم نے مجھے چاقو رکھنے ہی کیوں دیا۔ یہ غلطی ہے "تمہاری۔"

وہ اپنا آپ حیدر کی مضبوط گرفت سے چھوڑاتے اپنا ہاتھ اور کندھا جھٹکتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

اوہو ڈیڈ۔۔! بس کریں اب مجھے کوئی الہام نہیں ہوتا کہ میری گردن پر کوئی۔"

مطلب میرا اپنا باپ رام پوری چاقو

"رکھنے والا ہے۔

حیدر نے ان کو چھوڑ کر لاؤنج کے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

بیٹا جی اگر یہ آپ کا باپ نہیں ہوتا نہ تو ابھی آپ بنا قربانی کے ذبح ہو جاتے۔"

"احساس تو ہوا نا کسی کے ہونے کا تو پھر تب ہی کیوں کوئی ردعمل نہیں کیا۔

وہ بھی اس کے ساتھ برابر میں بیٹھ گئے تھے۔

"وہ تو میں آپ کا لحاظ کر رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

حیدر نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا۔

لیکن کوئی اور بالکل لحاظ نہیں کرے گا تمہارا، سیدھا چھری چلا دے گا، ویسے بھی" شکل نہیں ہے تمہاری لحاظ کی۔ باپ اپنے زمانے کا بلیک بیلٹ چیمپئن اور بیٹا ایک چاقو سے نہیں بچ سکتا نیز ذلت ہے تقی سلطان تمہارے لیئے"

انہوں نے خود کو ملامت کرتے ہوئے کہا تھا۔

ڈیڈ بس کریں مام صحیح ہی کہتی ہیں آپ تو دادا تھے اپنے زمانے میں۔ اور میں ٹھہرا" شریف بچہ۔"

حیدر نے اپنی مسکراہٹ لبوں میں دباتے کہا تھا۔ اور یہ کہتے ہوئے اس کو ایک شخص زخموں سے چور بہت یاد آیا تھا۔

"تمہاری ماں تو بس رہنے ہی دو وہ ایک زخم دیکھ کر تو بے ہوش ہو جاتی ہیں۔"

انہوں نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے، سر جھٹکتے کہا تھا۔

اور دادا تو بنے کی عمر ہے، لیکن اب اس اولاد کے لیئے جاگنا پڑ رہا ہے کہ موصوف "

"آوارہ گردی کر کہ آئیں تو ہم چین کی نیند سوئیں۔

"تو آپ کو کس نے کہا تھا کہ جاگیں اور موم کہاں ہیں سو گئیں وہ کیا؟"

حیدر نے ان کے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں بہت مشکل سے، اس ہی شرط پر سوئیں ہیں کہ ہم آپ کی راہ میں نظریں "

"بچھائے بیٹھے رہیں جاگ کر، اب ان کے لیئے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں۔

حیدر نے ان کو ترچھی نظروں سے دیکھا تھا۔ تو انہوں نے انداز سرسری سا بنایا تھا۔

"ورنہ کوئی فکر نہیں ہے تمہاری مجھے سمجھے۔"

www.novelsclubb.com

اور حیدر کا بے ساختہ قہقہہ گونجا تھا۔

"اوے آرام سے زکوٹا جن، میری بیوی کی نیند خراب کرے گا کیا۔"

ڈیڈ نے اس کو رامپوری چاقو کے دستے سے مارتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ لو اور چلانا سیکھو اسے۔"

ڈیڈ نے اسے چاقو تھماتے ہوئے کہا تھا۔

"ہائے، چاقو تو اس وقت میرے کلیجے پر چل رہے ہیں۔"

حیدر نے صوفے سے سر ٹکاتے ہوئے کہا تھا۔

"خیریت۔۔! کیا ہوا؟"

ڈیڈ نے ایک بھوں چڑھاتے پوچھا تھا۔

"میں نے اس کو کہہ دیا۔"

اس کی نظریں اپنے ہاتھ میں موجود چاقو پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہہ دیا؟"

"وہی جس سے ڈرتا تھا کہ کہیں اس کو پتا چل گیا تو کیا ہو گا"

اور یہ بات تم مجھے اب بتا رہے ہو گدھے دیکھاؤ کون سا پاؤں توڑا اس نے، کون "

"سی ہڈی ٹوٹی ہسپتال سے ہوتے ہوئے آئے ہو؟

ڈیڈ نے حیرت سے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا۔

"آپ مذاق اڑا رہے ہیں میرا۔"

حیدر نے خفگی سے کہا تھا۔

نہیں میں کیوں اڑاؤں گا۔ میں تو سوچ رہا ہوں صبح تمہاری ماں سے کہوں گا کہ "

ہمارے مجنوں بیٹے کی نظر اتاریں۔ بھئی ہمارا لڑکا راہ محبت میں غازی ہو کر آیا ہے۔

"کوئی خاطر تواضع کریں اس کی۔

www.novelsclubb.com

ڈیڈ نے مصنوعی سنجیدہ ہمدردانہ رویہ اپنا کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے آپ کرتے رہیں طنز ظالم ساسوں کی طرح، میں بھی نہیں بتا رہا آپ کو "

"اب کچھ۔

حیدر نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

اچھا نہ یار بتاؤ۔ نہیں کرر ہا اب کچھ۔ کیا ہوا؟ اور یوں اچانک۔ اس نے کیا کہا"

"پھر؟

"ایک ایک کر کہ پوچھ لیں۔"

حیدر کے معصومیت سے کہنے پر ان کو پیار آیا تھا۔

"اچھا خود ہی بتادو کیا ہوا تھا۔ اچھے بھلے تو چھوڑ کر آئے تھے تمہیں ہم پارٹی میں۔"

بس پھر ہم سب بیٹھے باتیں کررہے تھے جب عالیان نے اپنے اور کشل کے رشتے"

"کا بتادیا تھا سب کے سامنے کیونکہ اسے قرل کو سرپرائز دینا تھا نا۔ بس پھر وہ۔۔

www.novelsclubb.com

حیدر نے گہری نظروں سے دیوار کو گھورتے ہوئے کچھ سوچا پھر تھوڑا ٹھہر کر کچھ

جملے کھا کر کہا تھا۔

بس پھر ہم حیران رہ گئے اور زیادہ حیران تو قرل ہوئی تھی لازمی بات ہے"

"اور۔۔۔

ابھی وہ اپنی کہانی آگے بڑھاتا جب ڈیڈ نے مداخلت کی تھی۔

"ارے یار کیا بور کر رہے ہو، گانے کاٹ کر کہانی سناؤ نا تم۔ مدے پر آؤ۔"

وہی بتا تو رہا تھا ڈیڈ۔ بس اس کی میری بحث ہو گئی تھی اور میرے منہ سے نکل گیا۔"

"مجھے خود بھی نہیں پتا چلا تھا کیوں، کیا، کب، کیسے بس ہو گیا سب۔

"اوہو۔۔ بٹیا نے کیا کہا سن کر پھر؟"

ان کو حیدر کی حالت دیکھ کر اندازہ تو ہو ہی گیا تھا کہ دوسری جانب سے کچھ اچھا رد عمل نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی بٹیا نے کہا کہ۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔"

حیدر ہلکا ہنس کر اس کی نقل اتار کر کہہ رہا تھا۔

تو باؤلے عجیب آدمی ہو تم بھئی، محبت کا اظہار تو خوبصورتی سے کیا جاتا ہے۔ پھول "دے کر اور ایک تم ہو جو بحث میں یوں اچانک اظہار کر کہ آئے ہو، تو یہ ہی کہے گی نا "بٹیا۔

"جی جی آپ تو اپنی بٹیا کی ہی طرف داری کریں گے ڈیڈ۔"

"اچھا تو یہ بتاؤ دوستی بچی یا نہیں؟"

پتا نہیں اس کو گھر چھوڑا تھا۔ مگر اس نے سارے رستے بات نہیں کی، ورنہ تو وہ "چپ ہونے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔

"ہمم۔"

ڈیڈ نے کچھ سوچتے ہنکار بھری تھی۔

"تو پھر کیا سوچا آگے؟"

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں کچھ سوچنے لائق رہا ہی نہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آرہا کیا ہو گیا اچانک، اور اب آگے کیا ہو گا۔"

اس نے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرتے ہوئے کہا تھا۔

"اب جو رائیتہ پھیلا دیا ہے اس کو سمیٹنے کے بارے میں سوچو حیدر تقی سلطان۔"

اس نے بے بسی سے ڈیڈ کو دیکھا تھا۔

"اپنی ماں کو بتایا؟"

"نہیں میری اب تک بات ہی کہاں ہوئی ہے موم سے۔"

ہمم۔ وہ تو کل ہی تیار ہو جائیں گی اب تمہاری بارات لے جانے کے لیئے، کب "سے انتظار کر رہی تھیں وہ اس دن کا۔"

حیدر نے گردن ٹیڑھی کر کہ ڈیڈ کو دیکھا تھا۔

"ڈیڈ پہلے آپ کی بٹیا تو مان جائے۔"

www.novelsclubb.com

انشاءاللہ ہو جائے گا سب صحیح مان بھی جائے گی وہ۔اب جاؤ اپنے کمرے میں اور فریش ہو جاؤ۔پورے دیوداس لگ رہے ہو۔اور زیادہ سوچنا نہیں سو جانا، رتجگاہ نہیں کرنا۔"

حیدر دھیرے سے اپنی حالات پر طنزیہ مسکرا دیا تھا۔اور سر ہلا کر شب بخیر کہتا اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف چل دیا اپنے کمرے میں جانے کے لیئے۔

پیچھے ڈیڈ نے اس کو دیکھ کر دعا کی تھی اس کے لیئے۔

"یااللہ اس لڑکے کی مدد کر۔"

^^^^^^~~~~^^^^^^

www.novelsclubb.com

یہ ایک بلند و بالا عمارت کا منظر تھا۔جس کے ایک فلیٹ کے دروازے سے اگر ہم اندر جائیں تو پتلی سی راہداری تھی جس کے سیدھے ہاتھ پر کھلا کچن اور الٹے ہاتھ پر لاؤنج بنا تھا جس میں صوفے رکھے تھے راہداری کے اختتام پر دو کمروں کے

دروازے تھے جو اس وقت بند تھے۔لاؤنج کے الٹے ہاتھ پر بالکونی کا سلائیڈنگ ڈور تھا جو کھلا تھا۔سلائیڈنگ ڈور سے لگ کہ ذرا سا چپکے سے اگر ہم بالکونی میں جھانکیں تو وہاں کوئی کھڑا تھا۔جس کے بال ہلکے گیلے بال تھے،جیسے اس کو نہا کر آئے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی ہو اور اب بال سوکھنے لگے ہوں کسرتی جسم پر نیلی شرٹ اور سفید رنگ کا پاجامہ پہنے ہوئے تھا تھوڑا اور غور سے دیکھیں تو اس کے الٹے ہاتھ میں بھورے رنگ کا کپ تھا جو اس نے بازو لمبا کر کہ گرل کے اوپر رکھا ہوا تھا۔اور اس کے سیدھے ہاتھ میں سلگتی ہوئی سگریٹ تھی جس سے وہ ہر تھوڑی دیر کہ بعد ایک کش لگاتا اور دھواں کھلی فضا میں چھوڑ دیتا تھا۔اس وجود کی نظر سامنے روشنیوں کے شہر کی تیز رفتار چلتی زندگی پر ہی ٹکی تھیں۔بہت نیچے تیز چلتی گاڑیوں کی چمکتی بتیاں زمین پر ستاروں کا کام کر رہیں تھیں۔مگر اس وجود کو یہ آنکھوں کو خیرہ کرنے والی چمک اس ایک شخص کے سامنے کچھ نہیں لگی تھی جسے وہ آج دیکھ کر آیا تھا۔وہ کسی گہری سوچ میں تھا جب اس کی نگاہ ایک سرخ بتی پر پڑی

www.novelsclubb.com

تھی۔ سرخ رنگ، سرخ موتی اس کو وہ سرخ موتی یاد آیا تھا۔اور پھر وہ تصور میں قرل سے مخاطب ہوا تھا۔"سرخ موتی قرل تم بھی میرے لیئے سرخ موتی ہی ہو۔ تمھیں کیا لگا وہ اتفاق تھا۔" بالکونی میں اس کا دھیما قہقہہ گونجا تھا۔"تم نے دیکھا تھا نا اس سرخ موتی کے اوپر جو شاخ کا قفص تھا، ایسے ہی میں تمھیں بھی قید کر لوں گا۔ میرے سرخ موتی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کپ منہ سے لگایا اور کپ کے ہم رنگ کا کڑوا مشروب اپنے اندر انڈیل نے لگا تھا۔وہ اب کیا سوچ رہا تھا کوئی بھی اس سے واقف نہیں تھا۔

^^^^^^~~~~^^^^^^

www.novelsclubb.com

حیدر اپنے کمرے میں آکر فریش ہو کہ اپنی اسٹڈی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کا کمرا بہت نفیس سا تھا۔ سرمئی اور سفید رنگ کا ملا جلا سا جس میں پڑے پردے اور چادریں بھی سرمئی اور سفید ہی تھیں۔ کمرے کے بیچ میں رکھی مسہیری اور اس

کے الٹے ہاتھ کی دیوار کے ساتھ لگی سنگھار میز اور اس کے برابر میں بالکونی میں کھلتا سلائیڈنگ ڈور جس پر تھوڑے سے پردے پڑے ہوئے تھے ابھی۔اور سامنے والی دیوار میں الٹے ہاتھ کی طرف بنا واشروم اور اس کی ساتھ دیوار میں نصب الماری اور مسہری کے سیدھے ہاتھ کی دیوار سے لگی اس کی اسٹڈی ٹیبل جس پر اس کی کتابیں اور کچھ فائلز وغیرہ رکھی تھیں۔اور اس کے ساتھ تھوڑا آگے کمرے کا دروازہ تھا۔اور دیواروں پر لگی تصویریں جو اس نے کچھ اپنے ہاتھ سے بنائیں تھیں اور کچھ کھینچیں تھیں اور کچھ اس کی اپنی تھیں۔اس نے اسٹڈی ٹیبل کی دراز سے سنہرے رنگ کی ایک ڈائری نیکال لی تھی۔ڈائری۔۔!ہاں ڈائری۔۔وہ ڈائری لکھتا تھا،کب سے؟پتا نہیں کب سے شاید بچپن سے نہیں یا شاید جب سے جب اس پر یہ انکشاف ہوا تھا کہ وہ محبت جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہو چکا ہے۔جب اس کو پتا چلا تھا کہ ظالم عشق نے اس کو اپنے سحر میں جکڑ لیا ہے۔ہاں تب سے،تب سے حیدر اپنے دل کی باتیں ان کورے کاغذوں پر قلم بند کر دیا کرتا تھا۔جو دل کی بات

وہ سامنے قرل کے کہنے سے ڈرتا تھا کہ کہیں انکی دوستی میں دراڑ نہ آجائے وہ بات وہ یہاں کہہ دیا کرتا تھا۔آج بھی وہ اس ہی مقصد کے لیئے اپنی عزیز ڈائری کے پاس آیا تھا۔جس کا نام بچپن میں اس دیوانے نے قرل رکھا تھا۔اس نے پہلا صفحہ پلٹا تو وہاں بڑا بڑا خوبصورتی سے لکھا ہوا تھا۔قرل اور اس کے نیچے لکھا تھا 'دل کی باتیں قرل کے ساتھ۔'اور ہر دفعہ کی طرح اس بار بھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی اپنے بچپن کا کارنامہ دیکھ کر۔اور مسکرانے سے اس کے دانت نمایا ہونے لگے تھے۔جو قرل کو بے حد پسند تھے۔اس نے ڈائری کے کئی سارے صفحات ایک ساتھ پلٹے جس میں بس قرل قرل ہی تھا۔بچپن سے اس کے ساتھ گزرا ہر ایک لمحہ ہر بات وہ آکر پھر اس ڈائری قرل سے کرتا تھا۔اور آج بھی وہ مرد اس ڈائری کے پاس اکر بچا بن جاتا تھا۔اس نے پہلا کورا صفحہ نکالا پھر قلم سے اس پر لکھنا شروع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہائے قرل کو جی۔۔! تمہیں پتا ہے آج تم کتنی پیاری لگ رہی تھیں ؟ اتنی پیاری کہ " تم پر سے مجھے اپنی نظریں ہٹانا بے حد مشکل امور لگ رہا تھا۔ اور خوف بھی آرہا تھا کہ کہیں تمہیں نظر ہی نا لگ جائے، اور دیکھو قرل تمہیں شاید میری ہی نظر لگ گئی۔ مجھے بہت برا لگ رہا ہے یقین کرو میرا، میں یہ نہیں چاہتا تھا ایسا ہو، یہ کیا کر دیا میں نے، پتا نہیں تم کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں۔ تم اب میری محبت کا جان کر مجھ سے نفرت تو نہیں کرو گی نا، نہیں تم کیوں کرو گی، محبت پر کسی کا اختیار تو نہیں ہوتا نا یہ تو بے اختیار ہوتی ہے اور یہ بھی نہیں دیکھتی کہ کس سے ہو رہی ہے، کب ہو رہی ہے، بس ہو جاتی ہے۔ عجیب ہے نا جیسے تمہیں عالیان سے ہو گئی اور مجھے تم سے۔ کیا ہی اچھا ہوتا قرل جو تمہیں مجھ سے ہو جاتی محبت، میں بھی تو بچپن سے تھا تمہارے ساتھ عالیان میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں۔ خیر چھوڑو دیکھو پاگل ہوں میں ابھی تو کہا تھا تم سے کہ یہ تو بے اختیار عمل ہے۔ لیکن آج مجھے تمہارے لیئے بہت برا لگ رہا ہے مجھے پتا تھا کہ ایسا ہی ہو گا تم ہرٹ ہو گی۔ وہ کشل

سے محبت کرتا ہے اور جب تمہیں پتا چلے گا تو تمہارا کیا حال ہو گا میں اس سے بھی باخوبی واقف تھا اور اس ہی بات سے خوفزدہ تھا۔ کیونکہ میں اس وحشت ناک وقت سے گزر چکا ہوں قرل اور میں نہیں چاہتا تھا کہ تم کبھی اس سب سے گزرو۔ مجھے پتا ہے تم ابھی رو رہی ہو گی، میرے دل کو محسوس ہو رہا ہے کہ تم ٹھیک نہیں ہو مگر صبر کرو۔ تم نے مجھ سے پوچھا تھا نا قرل کہ میں نے صبر کیا ہے۔ ہاں قرل میں نے بہت صبر کیا ہے۔ میں نے یونیورسٹی کی کینٹین میں صبر کیا ہے۔ میں نے صبر کیا ہے جب جب تمہیں عالیان کے ساتھ دیکھا ہے۔ عالیان کی سالگرہ یاد رہنا اور ہمیشہ میری بھول جانا میں نے صبر کیا کہ شاید کبھی کسی سال تمہیں میری سالگرہ بھی خود سے یاد آجائے۔ میں نے صبر کیا قرل جب مجھ پر یہ بھید کھلا کہ تم عالیان سے محبت کرنے لگی ہو میں نے تب بہت صبر کیا ورنہ میرا دل کرتا تھا کہ۔۔ اف۔۔! خیر چھوڑو میں بھی نا کیا بات کرنے لگا۔ لیکن تم بھی کتنی بے وقوف ہو نا قرل، تم مجھ سے پوچھ رہیں تھیں کہ مجھے کیسے پتا چلا تمہاری محبت کا، پاگل مجھے کیسے

www.novelsclubb.com

پتا نہیں چلتا قرل تم میرے دل میں رہتی ہو،اور تمہارے دل میں کیا چل رہا ہے یہ مجھے کیوں نہیں پتا چلے گا۔ لیکن خیر قرل اب تمہیں ہمت سے کام لینا ہو گا۔ خود کو خود ہی سمبھالنا ہے۔ کوئی ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں جب تک کھڑا نہیں کر سکتا قرل جب تک ہم خود کھڑے ہونا نہ چاہیں اور تمہیں تو پتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں "ہمیشہ۔۔

سلائیڈنگ ڈور کے پردوں کی جھری سے چپکے چپکے جھانکتے ٹمٹماتے تارے اسے اس کی ڈائری کے ورقے سیاہ کرتے دیکھ رہے تھے،اور سوچ رہے تھے کہ اب قرل پر یہ محبت کا انکشاف حیدر تقی سلطان کی زندگی آباد کرتا ہے یا موت تک اس کو برباد کر دیتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

(باقی

آئندہ)